مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

انسانی جان کی حرمت

قولہ تعالیٰ: ﴿من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا﴾ (المائدہ:۳۲)

ترجمہ: اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پہ یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پھیلانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچائے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔"

قارئین کرام! مذکورہ آیت سے قبل آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کا واقعہ ذکر ہوا ہے۔ جس میں قابیل نے روئے زمین پر اپنے ہی بھائی ہابیل کو ناحق قتل کر کے خون بہایا۔ یہ زمین میں پہلا قتل تھا۔ اس وجہ سے دنیا میں جو قتل بھی ظلماً ہوتا ہے (قاتل کے ساتھ) اس کے خون ناحق کا بوجھ آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے قابیل پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا کام کیا۔

اس قتل ناحق کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی حرمت اور قدر و قیمت واضح کرنے کے لیے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل فرمایا کہ جس نے ایک انسان کو ناحق ظلم کے طور پر قتل کیا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا گویا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخش دی۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانی خون کی کتنی اہمیت اور تکریم ہے اور یہ اصول صرف بنی اسرائیل کے لیے نہ تھا بلکہ اسلام کی تعلیمات کے

(باقی صفحہ 50 پر)

ترجمة الحدیث

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

((عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ اللہ فی اصحابی، اللہ اللہ فی اصحابی، لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم و من آذاھم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ و من آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ)) (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح، ج:۲، باب مناقب الصحابہ)

"حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا۔ جس شخص نے ان سے محبت کی، اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس شخص نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کرتے ہوئے ان سے دشمنی کی اور جس شخص نے انہیں ایذاء دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذاء پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے۔"

قارئین کرام! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام عزت و توقیر اور ادب و احترام کے مستحق ہیں۔ ان کی محبت گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور ان کی دشمنی گویا کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دشمنی ہے۔ لہٰذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کے تمام صحابہ کرام سے محبت کی جائے اور ان کو اپنی تنقید، سب و شتم اور طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ کیونکہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

(باقی صفحہ 50 پر)